Fikr-o-Nasar (Islamabad) 2:10 (1965)

انتخاب

(۱)

شریعت کا جادۂ قویمہ شاہ ولی اللہ کی نظر میں

[مولانا غلام مصطفیٰ قاسمی مدیر ماہنامہ " الرحیم " حیدرآباد نے ایک طویل مضمون مذکورہ بالا عنوان کے تحت لکھا ہے ۔ اس میں سے حضرت شاہ صاحب کی تحریر کا ایک اقتباس یہاں درج کیا جاتا ہے ۔ مدیر]

...... اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ ہر ایک فقہی مذہب میں ظاہر اور شاذ دونوں ہیں ۔ امام ابو حنیفہ کے مذہب میں ظاہر الروایۃ وہ ہے جس کو اصول خمسہ نے جمع کیا ہو ، اور امام محمد نے بصراحت یہ کہا ہو کہ یہ امام ابو حنیفہ کا مذہب ہے، یا اس پر ان کا اعتماد رہا ہے ۔ امام مالک کے مذہب کا ظاہر الروایۃ وہ ہے' جس کی ابن قاسم نے صراحت کی ہو۔ یا مدونہ میں (اس کے متعلق) یہ رائے پائی جائے کہ یہ امام مالک کا وہ قول ہے جس پر ان کا اعتماد رہا ہے ۔ امام شافعی کے مذہب کا ظاہر الروایۃ وہ ہے' جس پر شیخین یعنی رافعی اور نووی دونوں نے اعتماد ظاہر کیا ہو اور یہ صراحت کی ہو کہ یہ شافعی کا مذہب ہے ۔ اور ان کا مشہور اور معمول بہ قول ہے ۔ ان کے سوا اگر کوئی روایت غیر مشہور لوگوں سے یا ایسے لوگوں سے ملے' جو ان ائمہ کے مذاہب پر عبور نہیں رکھتے' تو وہ شاذ روایت کہلائے گی ۔

اسی طرح شریعت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ و التسلیمات کی دو قسمیں ھیں:
ظاھر اور شاذ۔ ظاھر شریعت کے لئے چند مراتب ترتیب دئے گئے ھیں۔
(۱) اقویٰ یعنی سب سے قوی تر تو وہ ھے جو قرآن مجید کی نص میں اس طرح پائی جائے کہ اس کے سمجھنے میں کوئی خفا نہ ھو۔ (۲) دوسرے مرتبے پر ظاھر شریعت وہ ھے' جو احادیث مستفیضہ صحیحہ سے ماخوذ ھو اور یہ احادیث صحیح بخاری، صحیح مسلم نیشاپوری اور موطا امام مالک میں اس طرح مروی ھوں کہ ان میں تعارض نہ ھو اور روایات کے الفاظ اختلاف فاحش سے مبرا ھوں۔ اس سے میری مراد یہ ھے کہ ان میں یہ چار شرائط پائے جائیں:۔ وہ اپنے معنی اور مراد میں واضح ھوں۔ اھل لسان پر ان کا مطلب پوشیدہ نہ ھو اور وہ مشہور روایات ھوں، جنہیں صحابہ میں سے تین یا تین سے زیادہ نے روایت کیا ھو۔ پھر ھر طبقے میں ان کے راوی بڑھتے گئے یہاں تک کہ حفاظ حدیث اور نقاد فقہاء کا طبقہ آگیا۔ اور وہ ان سے راضی ھوئے اور ان کے قائل ھوئے۔ اور وہ احادیث ان تین کتابوں میں مروی ھوں۔ کیونکہ ان تین کتابوں کی اسلام میں وہ شان ھے جو دوسری کتابوں کی نہیں ھے۔ اور علمائے حدیث و فقہ کے ھاں ان کتابوں کی وہ مقبولیت ھے جو دوسری کتب کی نہیں اور ان کتابوں کی وہ صحت ھے کہ اس جیسی صحت دوسری کتابوں میں نہیں دیکھی گئی۔

کتب حدیث کی ان تین کتابوں کے ساتھ قوم کا جو اھتمام رھا ، وہ دوسری کتابوں کے ساتھ نہیں رھا۔ ان کتابوں کی شرح غریب' ضبط مشکل' تخریج فقہ اور راویوں کے بیان پر خاص زور دیا گیا۔ یہ ایسی بات ھے جس سے صرف وہ نا آشنا ھوسکتا ھے' جو قوم کے مدارک سے اجنبی ھو۔ مزید یہ کہ احادیث نبویہ میں تعارض نہ ھو۔ ان کتابوں میں خاص طور پر آپس میں کوئی ٹکراؤ نہ ھو ......

یہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاھر شریعت اور آپ صہ کے سنن کا جادۂ قویمہ ھے، جس کا برسر رشد و ھدایت ھونا اس قدر ظاھر و باھر ھے کہ جو بھی اس کا مخالف ھوگا' اس کا قول مردود سمجھا جائے گا ......

(ماھنامہ الرحیم جنوری سنہ ۱۹۶۵ء)